HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

محمد اقبال مجددی کی بطور مورخ خدمات

ڈاکٹر شاہدہ عالم
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ فارسی، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر ناعمہ خورشید
پروفیسر فارسی/پرنسپل، گورنمنٹ اپوا کالج برائے خواتین، لاہور

Abstract:

Muhammad Iqbal Mujjadidi 1950-2020 is considered to be a famous researcher, writer ،bibliographer, intellectual historiographer and of the present era in sub continent. He learnt Persian language and spent his life researching on the basic sources (mostly written in Persian) on the history of Sufism and Sufi orders, especially the Naqshbandi order. In the article under review, while examining various aspects of his personality, his services as a historian will be highlighted.

Key Words:

نابغاتی تاریخ، سلسلہ نقشبندیہ، تصحیح متون تاریخی، مقدمات و تعلیقات

محمد اقبال مجددی 2020-1950 عصرِ حاضر کے نامور محقق، مدوّن اور مورخ سمجھے جاتے ھیں۔ اپنی زندگی کے ابتدائی سالوں سے ہی تحقیق کا سفر شروع کرنے والے اقبال مجددی نے عمر کے آخری مرحلے تک بڑھاپے اور بیماری کے باوجود تقریر و تحریر سے رشتہ استوار رکھا۔ ان کی زندگی صوفیانہ رجحانات کی بدولت تصوف اور صوفی سلسلوں بالخصوص نقشبندی سلسلے کی تاریخ پر تحقیق کرتے گذری اور اس موضوع سے گہری دلچسپی نے انہیں محقق، مصحح، مترجم، کتابشناس، نسخہ شناس اور محققانہ و دانشمندانہ طرز استدلال کا حامل مورخ بنا دیا۔ خصوصا نقشبندی سلسلے پر ان کی معلومات سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے بالخصوص مورخ کی حیثیت سے ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی۔

احوال و تعارفِ شخصیّت

محمد اقبال مجددی ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء کو پنجاب کے معروف شہر قصور میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ نواب بیگم (ف ۱۱ جنوری ۱۹۹۸ء) قصور کی رہنے والی تھیں اور علاقے کے معروف صوفی بزرگ حاجی محمد شریف کی اولاد سے تھیں جبکہ والد کشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ قیام پاکستان سے پہلے اکثر تجارت کے سلسلے میں ان کا لاہور آنا جانا ہوتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد وہ ہجرت کر کے پہلے قصور آ گئے اور بعد ازاں لاہور منتقل ہو گئے۔ اقبال مجددی نے دینی تعلیم روایتی انداز میں مقامی مسجد سے حاصل کی۔ یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ ان کے والد علم و ادب کا ذوق رکھتے تھے اور انہوں نے ابتدا سے ہی ان کی علمی و ادبی رہنمائی، سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی۔ اعظم گڑھ سے چھپنے والا ادبی و تاریخی رسالہ "معارف" ان کے ہاں باقاعدگی سے آتا تھا اور وہ اس کے مستقل قاری تھے۔ یہی وجہ تھی کہ صغر سنی میں ہی انہیں خطی نسخوں سے دلچسپی پیدا ہو گئی اور ان کے مطالعے کے لیے انہوں نے عربی اور فارسی زبان سے آشنائی حاصل کی۔ تاریخ کی نادر کتابوں کے حصول کا شوق انہیں اردو بازار لاہور میں نادر کتابوں کے معروف تاجر مولوی شمس الدین کے پاس لے گیا۔ وہ گوہر شناس آدمی تھے۔ انہوں نے نا صرف اقبال مجددی کی حوصلہ افزائی کی بلکہ ان کے پاس نشست و برخاست رکھنے والے معروف خطاطوں محمد یوسف سدیدی، سیّد انور حسین نفیس رقم نیز خطی نسخوں کے ماہر خلیل الرحمٰن داؤدی جیسی نابغۂ روزگار شخصیّات نے اقبال مجددی کی ذات میں پنہاں محقق و مؤرخ، نسخہ شناس و مدوّن کی شخصیّت کو جلا بخشنے میں سونے پہ سہاگہ کا کام کیا۔ اسی دوران ۱۹۶۶ء میں انہوں نے لاہور بورڈ سے میٹرک پاس کیا۔ امتحانات سے فراغت کے دورانیے میں انہوں نے لاہور کی کتبِ تاریخ و تصوّف کا مطالعہ کیا۔ اس مطالعے نے ان کی شخصیّت پر گہرے اور دور رس اثرات مرتّب کیے۔ یہیں سے ان کی دلچسپیوں کا بھی تعیّن ہو گیا۔ تصوّف اور تاریخ کی اہم شاخ تذکرہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

نویسی یعنی نابغاتی تاریخ نویسی (Intellectual Historiography) میں ان کا میلان بڑھتا چلا گیا۔ چنانچہ انہی دنوں انہوں نے لاہور کے صوفیہ پر لکھے گئے ایک قدیم تذکرے

تحفۃ الواصلین پر تحقیق کر کے اپنا پہلا تحقیقی مقالہ لکھا اور والد صاحب کی حوصلہ افزائی پر رسالہ معارف (اعظم گڑھ، ہند) میں طباعت کے لیے بھجوا دیا جہاں سے وہ ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔(1) یہ ان کے طویل تحقیقی سفر کا آغاز تھا۔ بعد میں اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور سے ایف اے کے دوران انہوں نے وہاں کے ادبی رسالے کریسنٹ میں لکھنے کی مشق جاری رکھی۔ ۱۹۷۰ء میں اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور سے بی اے کرنے کے بعد ۱۹۷۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے تاریخ کے مضمون میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ جس کے دو سال بعد ہی یعنی ۱۹۷۴ء میں محمد اقبال مجددی کا لاہور کے گورنمنٹ شاہ حسین کالج میں بحیثیت لیکچرار تاریخ کے تقرر ہو گیا۔ خوش قسمتی سے ۲۰۱۰ء تک یعنی اپنے تمام تر تدریسی دورانیے کے دوران وہ لاہور ہی کے مختلف کالجوں میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے جس سے انہیں اپنے تحقیقی مشاغل میں یکسوئی کا موقع ملا۔ ۱۹۷۴ء سے ۲۰۱۶ء تک انہوں نے کئی دفعہ بیرون ملک اداروں کی دعوت پر بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کر کے اپنے گرانقدر تحقیقی مقالات پیش کیے۔ ان ممالک میں ایران افغانستان اور ترکی شامل ہیں۔ خصوصا ترکی میں انہوں نے تین مرتبہ نقشبندی سلسلۂ صوفیہ کے حوالے سے منعقدہ سیمیناروں میں اپنے مقالات پیش کیے۔ پروفیسر مجددی نے انگلستان میں آکسفورڈ سنٹر فار اسلامک سٹڈیز کے تحقیقی منصوبے

An Intellectual History of The Muslims of South Asia with Special Reference to The Sufi Literature.

کے لیے بھی تحقیقاتی خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح انہوں نے ایران سے شائع ہونے والے دانشنامہ شبہ قارہ، تہران اور دانشنامہ جہان اسلام، تہران کے لیے بھی مقالات لکھے۔ علاوہ ازیں اردو کے بہت سے قومی اور بین الاقوامی جرائد میں مختلف علما اور صوفیہ کے حوالے سے ان کے لکھے گئے تحقیقی مقالات منظر عام پر آتے رہے ہیں۔ جن کی کل تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔(2) وہ متعدد کتابوں کے مؤلف و مرتب ہیں۔(3)

محمد اقبال مجددی نے بھرپور تحقیقی و تالیفی زندگی گزارنے کے بعد 7 جون 2022 کو لاہور میں وفات پائی اور یہیں دفن ہوئے۔

بحیثیت مؤرخ

تاریخ کے حوالے سے اقبال مجددی کی خدمات کی چار جہتیں ہیں یہاں چاروں کا جداگانہ جائزہ پیش کیا جائے گا:

ا۔ نابغئی تاریخ (Intellectual History)

پروفیسر محمد اقبال مجددی نے پاکستان میں تاریخ نویسی کی عام روش اختیار کرنے کی بجائے یہاں کی نابغئی تاریخ Intellectual History لکھنے کی کوشش کی ہے۔ مسلمانوں کے ہاں جو طبقہ نابغۂ روزگار تسلیم کیا گیا ہے وہ علما و صوفیہ کا ہے۔ یہی طبقہ معاشرہ کو اعتدال پر رکھنے کی سعی کرتا رہا ہے۔ پروفیسر مجددی نے انہی حضرات کی کوششوں کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دی ہیں۔

تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند

اقبال مجددی نے برّصغیر پاک و ہند کے علما و مشائخ کے احوال پر ایک ضخیم تذکرہ مرتب کیا ہے جس کی پانچ جلدوں میں سے ابھی تک تین جلدیں شائع ہوئیں ہیں اور دو ہونا باقی ہیں۔ یہ پروفیسر مجددی کے ان ایک ہزار کے قریب مقالات پر مبنی ہے جو دانشنامہ شبہ قارہ، تہران، دانشنامہ جہان اسلام، تہران، اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، المعارف، لاہور، صحیفہ، لاہور، سرحد، کراچی، بصائر، کراچی، مجلّہ تحقیق، لاہور، تحقیق حیدر آباد، معارف، دار المصنفین، اعظم گڑھ، اور برہان ندوۃ المصنفین، دہلی وغیرہ میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔ تاریخ کے حوالے سے پروفیسر مجددی کی شائع شدہ کتب دیکھ کر تاریخ کے بعض جواں سال متعلمین یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو بڑی شخصیات

---

(1) یہ مقالہ محمّد اقبال مجددی، تذکرہ علما و مشائخ پاکستان و ہند (لاہور: پروگریسو بکس،، جلد اوّل و دوّم ۲۰۱۳ء، جلد سوّم ۲۰۱۹ء) میں شامل ہے۔

(2) اس کے متعلق تفصیلات زیر نظر مضمون میں تذکرہ علما و مشائخ پاکستان و ہند کے ذیل میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(3) تفصیلات کے لیے دیکھیں تذکرہ علما و مشائخ پاکستان و ہند، ج اوّل، ۱۱۔۱۳

کے محض تذکرے ہیں اور اقبال مجددی تو مؤرخ نہیں ایک تذکرہ نویس ہیں اس کا سادہ سا جواب تو یہ ہے کہ تذکرہ نویسی تاریخ کی اقسام میں سے ایک بڑی قسم ہے نیزان کے مرتب کردہ تذکرے ایسی تاریخی معلومات کے حامل ہیں جن سے کتب تاریخ خالی ہیں۔اسی تذکرہ علماو مشائخ پاکستان وہند کو لے لیجیے بظاہر یہ علماء ومشائخ کے احوال پر ایک ضخیم وجیم تذکرہ ہے لیکن اس میں ان کے ۲۱ مؤرخین پر بھی مقالات شامل ہیں جو خاصے قابل توجہ ہیں۔ان کا تاریخی نقطہ نظر سے اگر جائزہ لیا جائے تو ان میں بہت سے ایسے نکات ملیں گے جو جدید مؤرخین کے لئے قابل توجہ ہوں گے۔صرف چند مثالیں پیش کی جارہی ہیں اس میں بخشی نظام الدین احمد (مؤلف طبقات اکبری) پر ان کا مقالہ خاصا اہم ہے۔انہوں نے طبقات کی تیسری جلد پر بڑا بصیرت افروز تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مولف مؤرخ تو اچھے تھے لیکن وہ فن تذکرہ نویسی کی ابجد سے بھی واقف نہیں تھے۔یہ جلد جو مولف نے عہد اکبری کے امراء، علماء، صوفیہ، اطباء اور شعراء کے حالات کے لئے مخصوص کی ہے وہ اتنی مختصر ہے کہ آج ان میں سے کئی شخصیات کو متعین کرنا دشوار ہو جاتا ہے کہ کون لوگ تھے۔اس حصے کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف فن سوانح نویسی یعنیBiographical Sketchسے واقف ہی نہیں تھے، حالانکہ ان سے پہلے ان کے دوست اور بزرگ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار جیسی کتاب لکھ کر اس فن کی محدثانہ مثال پیش کر چکے تھے جو بخشی نظام الدین نے پیش نظر نہیں رکھی۔(4) اقبال مجددی کے اس مجموعہ مقالات کی ایک بہت قابل لحاظ خوبی یہ ہے کہ ہر شخصیت کے حالات کے بعد اس کے تمام ممکنہ مآخذ کی نشاندہی کردی گئی ہے۔مثلاًزیر بحث شخصیت بخشی نظام الدین کے حالات کے سلسلہ میں انہوں نے مقالہ کے خاتمہ پر ۲۲ مآخذ کی نشاندھی کی ہے تاکہ اہلِ علم اگر مزید تحقیق کرنا چاہیں تو انہیں ان سے مدد مل سکے۔اسی طرح بعض مقالات کے ساتھ مآخذ کی فہرست ۸۰، ۹۰ اور ۱۰۰ تک بھی بتائی گئی ہے۔ہر کتاب کی پوری تفصیل دی ہے یعنی مولف کا نام، کتاب کا پورا ٹائٹل، سال ومقام طباعت وغیرہ جس سے مزید تحقیق کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔تذکرے کی تیسری جلد فن تذکرہ نویسی، تاریخ نگاری، احوال علماء، امراء، مورخین وشعراء اور مشائخ سلسلہ چشتیہ، قادریہ ونقشبندیہ پر مبنی ہے۔ اس میں فن تاریخ نگاری پر ہی سو صفحات پر مشتمل ایک جداگانہ باب رقم کیا گیا ہے۔یوں تاریخ کے اعتبار سے اس جلد کی اہمیّت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

احوال وآثار سیّد شرافت نوشاہی

سیّد شرافت نوشاہی سلسلہ نوشاہیہ کے عالم وعارف تھے۔جن کی بہت زیادہ تالیفات ہیں۔پروفیسر مجددی نے ان سے ملاقات کی اور ان کے آثار کی ایک فہرست مرتّب کی جسے ۱۹۷۱ء میں اپنے اشاعتی ادارے دار المورخین سے شائع کیا۔بعدازاں یہ فہرست سیّد شرافت نوشاہی کی تالیف شریف التواریخ کی دوسری جلد کے آغاز میں شامل کر دی گئی۔۲۰۰۸ء میں اس کا آخری ایڈیشن تذکرہ شرافت نوشاہی کے عنوان سے ڈاکٹر عارف نوشاہی کی نظرثانی کے بعد پورب اکیڈمی اسلام آباد سے شائع ہوا۔کتاب میں احوال ڈاکٹر عارف نوشاہی کے تالیف کردہ ہیں جبکہ ۲۲۰ آثار کی موضوعاتی فہرست کا تعارف اور ملفوظات اقبال مجددی کی تالیف ہیں۔ملفوظات ۲۰ مارچ ۱۹۷۱ء سے ۲۸ جولائی ۱۹۷۵ء تک کی مجالس کی روداد پر مبنی ہیں اور چونکہ وہ ان تمام مجالس اور آثار کے خود شاہد ہیں اس لیے ان کی فراہم کردہ اطلاعات مستند سمجھی جاسکتی ہیں۔(5)

احوال وآثار عبداللہ خویشگی قصوری

یہ کتاب عہد اورنگ زیب کے مورخ وتذکرہ نویس عبداللہ خویشگی قصوری کے احوال کے ساتھ ساتھ اس کی تحریروں کے تنقیدی جائزے پر مبنی ہے۔اور اس ضمن میں اس کتاب میں حضرت مجدد الف ثانی پر علماء کی طرف سے کیے گئے اعتراضات کا تجزیاتی مطالعہ بھی شامل ہے۔یوں یہ کتاب گویا پاکستان میں حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی پہلی کتاب ہے۔کتاب کے آغاز میں پروفیسر مجددی نے علاقہ قصور کی مختصر تاریخ بھی بیان کی ہے جس سے تاریخ پنجاب کے حوالے سے بھی کتاب کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔پہلی بار یہ کتاب ۱۹۷۲ء میں دار المورخین لاہور اور محمد شمس الدین تاجر کتب نادرہ، لاہور کے تعاون سے شائع ہوئی، بعد ازاں ۲۰۱۶ء میں نظرثانی کے بعد اسے پروگریسو بکس لاہور سے شائع کیا گیا۔(6)

مکتوباتِ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب الیھم کے تراجم

---

(4) تذکرہ علماو مشائخ پاکستان وہند، جلد اول، ۵۰

(5) محمدّ اقبال مجددی وعارف نوشاہی، احوال وآثارِ شرافت علی نوشاہی (لاہور: دار المورخین ۱۹۷۱ء)

(6) محمدّ اقبال مجددی، احوال وآثار عبداللہ خویشگی قصوری (لاہور: پروگریسو بکس،، ۱۹۷۲ء)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

۲۰۱۳ء میں استنبول ترکی میں حضرت مجدد الف ثانی کے حوالے سے منعقدہ ایک سمپوزیم میں حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات کی جدید تحقیقی بنیاد پر پانچ جلدوں میں استنبول ترکی سے اشاعت کی منظوری دی گئی۔ جس میں متن کی تحقیق و تقابل ڈاکٹر عارف نوشاہی جبکہ مفصّل مقدمہ اور مکتوب الیہم کے احوال کی تالیف اقبال مجددی کے سپرد تھی ۔پروفیسر مجددی نے ۲۰۱۴ء میں احوال مرتب کرکے ڈاکٹر عارف نوشاہی کے حوالے کردیئے جنھیں انہوں نے فارسی میں ترجمہ کیا۔ یوں متن کی چار جلدوں کے ساتھ مقدمہ و تراجم مکتوب الیہم کی پانچویں جلد ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی۔(7)

کتابیں اپنے آباء کی

پروفیسر مجددی نے ساری عمر علمی تحقیقات کے سلسلے میں اندرون ملک کے علاوہ مختلف ممالک کے سفر کیے جن میں حرمین شریفین، ایران، ترکی، مصر، انگلینڈ، ہندوستان شامل ہیں۔ ان اسفار کے دوران انہوں نے جو ذاتی اور سرکاری کتب خانوں نیز اشاعتی اداروں کی خاک چھانی، سرد و گرم زمانہ چکھے، تلخ و شیریں رویّوں کا مزا چکھا، اس سب کی روداد اس کتاب میں پڑھنے کو ملتی ہے۔ کتاب میں موجود تاریخی حواشی اس کی اہمیت میں اضافے کا باعث ہیں۔(8)

۲۔ تاریخی متون کی تصحیح کی منفرد روش

قیام پاکستان سے اب تک علماء و صوفیہ کی تصانیف، مکتوبات اور ملفوظات کے مجموعوں کو ایک مختصر سے نوٹ کے ساتھ غیر منقح طور پر شائع کردیا جاتا رہا ہے۔ علاوہ ازیں برعظیم پاکستان و ہند کی مختلف ادوار کی تاریخ عام طور پر چند انگریزی کتب سامنے رکھ کر لکھی اور نصاب تعلیم کا حصہ بنادی جاتی رہی ہے، جس کے نتائج ہمارے طلبہ پر منفی صورت میں مرتب ہورہے ہیں۔ پروفیسر مجددی پہلے مؤرخ ہیں جنھوں نے ان کی کتابوں کو ان کے زمانہ اور ماحول کے پس منظر میں سمجھنے اور علمی دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے تصحیح سے قبل مفصّل مقدمہ کا اضافہ کیا ہے جس میں متعلّقہ کتاب کے مندرجات کا معاصر کتب تاریخ کی بنا پر تجزیہ کیا گیا ہے نیز انہوں نے جو غیر مطبوعہ متون پہلی بار مرتب کئے ہیں ان کے اصل فارسی متن بھی مرتب شکل میں شاملِ کتاب کیے ہیں۔ ان کی مرتّبہ کتب کی ایک اور بڑی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے ہر کتاب کے آخر میں کتابیات کی مفصل فہرستیں بھی دی ہیں مثلاً ایک چھوٹی سی کتاب حسنات الحرمین میں ماخذ کی تعداد ۹۴ ہے۔ مقامات معصومی (چار جلدیں) کتابیات میں ماخذ کی تعداد ۱۵۰ ہے۔ اسی طرح زاد المعاد (چار حصے) میں کتابیات کی تعداد چار سو ہے، غرض مقامات مظہری کے ماخذ ۴۴۱ ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ انہوں نے صرف ماخذ کی فہرستیں دی ہیں ان میں کتب مراجع شامل نہیں کی ہیں۔ ذیل میں ان کی انہیں کاوشوں کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا جارہا ہے:

پروفیسر مجددی نے تصحیح کے لیے جن فارسی متون کا انتخاب کیا ہے وہ تاریخی نقطۂ نگاہ سے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں مثلاً انہوں نے خواجہ کلاں بن خواجہ باقی اللہ کی دو ایسی کتابیں (مخطوطات) ایڈٹ کی ہیں جن سے دورِ وسطیٰ کے ہندوستان کی تاریخ پر نئی روشنی پڑتی ہے۔

زاد المعاد

پروفیسر مجددی نے خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ کی جو دو کتابیں مرتب کیں ان میں پہلے زاد المعاد کا نام آتا ہے، جس میں خواجہ کلاں نے اپنے مربی خواجہ حسام الدین احمد (ف ۱۰۴۳ھ/۱۶۳۳ء) کے حالات لکھے ہیں۔ اس کتاب سے پہلی مرتبہ یہ حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ خواجہ حسام الدین کی زوجہ ابوالفضل کی بہن فاطمہ بنت ملا مبارک ناگوری تھیں اور انہوں نے خواجہ کلاں کی پرورش اپنے گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ کی تھی، گویا خواجہ کلاں کی پرورش اکبر کے حوزہ ملحدین کے سب سے اہم رکن ابوالفضل کی بہن کے گھر میں ہوئی تھی۔ اس طرح وہ گھر کے فرد کی طرح تھے اور انہوں نے اس خانوادہ یعنی ملا مبارک ناگوری اور ان کے فرزندوں ابوالفضل اور فیضی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ عینی شاہد کی حیثیت سے لکھا ہے۔ اس کتاب سے پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ ابوالفضل کی بہن کے ساتھ خواجہ حسام الدین احمد کا نکاح خود اکبر بادشاہ کے حکم پر ہوا تھا۔ گویا وہ ملحدین کے گروہ کے اہم رکن تھے۔ وہ اکبر اور اس کے حامی امراء سے الگ ہونا چاہتے تھے لیکن اکبر کے خوف سے ایسا نہیں کرسکتے تھے۔ اس کتاب کی بدولت پہلی بار علمی دنیا کو یہ معلوم ہوا کہ اکبر کے یہ بڑے منصب دار یعنی خواجہ حسام الدین احمد کس طرح پاگل پن کا روپ دھار کر اکبر کی ملازمت سے الگ ہوئے اور پھر دنیا چھوڑ کر خواجہ باقی باللہ کے فقراء میں

---

(7) واضح رہے کہ ۲۰۱۶ء میں ارمغان امام ربّانی جلد ششم میں اقبال مجددی کی یہ اردو کاوش چھپ چکی ہے۔ محمد اقبال مجددی، مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب الیہم کے تراجم، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد ششم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۶ء)

(8) محمّد اقبال مجددی، وہ کتابیں اپنے آباء کی (لاہور: پروگریسو بکس، ۲۰۱۹ء)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

شامل ہوئے اور ان کا بہنوئی (ابوالفضل) انہیں واپس اکبر کی ملازمت میں لانے کے لئے کتنا مجبور کرتا رہا اور کس قدر اذیتیں دیتا رہا لیکن وہ ثابت قدم رہے اور اس کے الحاد سے مکمل طور پر الگ ہوگئے۔ پہلے تو انہوں نے اپنی بیوی (ابوالفضل کی ہمشیرہ) سے کہا کہ تم اپنے معزز بھائیوں کے پاس چلی جاؤ کیوں کہ میں تو دنیا ترک کر چکا ہوں، لیکن اس نے کہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ تارک الدنیا ہوتی ہوں، چنانچہ وہ تاحیات حضرت خواجہ باقی باللہ کی مریدہ اور پھر خلافت یاب ہو کر خواتین کی روحانی تعلیم و تربیت کرتی رہیں۔ اس کتاب میں خاندانِ ابوالفضل کے متعلق جتنی روایات آئی ہیں مولف (خواجہ کلاں) ان کے خود راوی ہیں اس لئے ان کے ثقہ ہونے پر کوئی شبہ کا اظہار نہیں کر سکتا۔

پروفیسر اقبال مجددی نے زادالمعاد کے مقدمہ میں ابوالفضل کے اکبر نامہ کے اصل الفاظ نقل کئے ہیں کہ اکبر کے نظریات کو صرف انہی اصحاب نے تسلیم کیا جو مذہب نصیری کے پیروکار اور منصور حلاج کی روش پر تھے یعنی صوفیۂ خام۔(9) یعنی اکبر نامہ سے بھی بدایونی کے بیان کی تصدیق ہوگئی، اسی طرح انہوں نے طبقات اکبری اور آئین اکبری کے بیانات یک جا کر کے بدایونی کے مندرجات کی صحت کی طرف اشارے کئے ہیں۔ اقبال مجددی نے اس میں حضرت مجدد الف ثانی کی تحریروں کے علاوہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتابوں میں سے بھی ایسے شواہد بیان کئے ہیں جو اس امر کی تایید کرتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی نے اکبر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح ہے ۔انہوں نے شیخ محدث کے مکتوبات کے مجموعہ میں سے بھی ایسے نکات جمع کئے ہیں جن سے اس عہد کے مذہبی ماحول اور مسلمانوں کی زندگی پر اس کے اثرات کے متعلق تفصیلات ملتی ہیں۔

عام طور پر خیال کیا جاتا رہا ہے بلکہ انگریز اور ہندو مؤرخین نے لکھا ہے کہ اکبر آگ کی پوجا نہیں کرتا تھا، جناب مجددی نے آئین اکبری میں سے ایسے شواہد تلاش کر کے بتایا کہ اکبر کا سرکاری مذہب سورج کی پرستش اور آگ کی پوجا تھا۔ انہوں نے اکبر کے دربار میں ہندوؤں کی مذہبی کتاب مہابھارت کے فارسی ترجمہ پر ابوالفضل کا مقدمہ پڑھ کر لکھا ہے کہ ابوالفضل اس میں آگ کو ام العناصر کہتا ہے، جس سے بدایونی کے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے کہ اکبر نے دربار میں ہر وقت آگ روشن رکھنے کے جو احکام جاری کئے تھے وہ درست تھے۔(10)

مبلغ الرجال

اقبال مجددی کی تصحیح کردہ خواجہ کلاں کی دوسری کتاب یعنی مبلغ الرجال، زادالمعاد سے بھی زیادہ اہم ہے جیسا کہ بالائی سطور میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کے مولف اپنے خاندان (ملا مبارک ناگوری، ابوالفضل، فیضی) کے عقائد سے خوب واقف تھے اس لئے ان کے بیانات پر شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا جا سکتا، دراصل انہوں نے یہ کتاب ملاحدہ اور زنادقہ کے حالات اور افکار پر لکھی ہے۔ یہ پہلی کتاب ہے جس کے ذریعہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ملا مبارک ناگوری اپنا مذہب بدلتا رہتا تھا اور حکومت وقت کا جو مذہب ہوتا تھا وہ اختیار کر لیتا تھا مثلاً ہمایوں بادشاہ کے زمانہ میں ہمایوں کا رجحان سلسلہ نقشبندیہ کی طرف تھا تو ملا مبارک نے سلسلہ نقشبندیہ کا لبادہ اوڑھ لیا لیکن جب اکبر کے عہد میں دربار کا ماحول آزاد خیالی کی طرف دیکھا تو اس نے شیعہ ہو کر تقیہ کیا اور اکبر کا دین قبول کر لیا۔(11)

حسنات الحرمین

۱۹۸۱ء میں پروفیسر مجددی نے خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی سرہندی (ف ۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء) کے ملفوظات یعنی حسنات الحرمین کی تصحیح کی۔ یہ کتاب خواجہ معصوم کے ان ملفوظات پر مشتمل ہے جو آپ کے سفر حرمین الشرفین کے دوران (۱۰۶۸ء/۱۶۵۸ء) ان کے فرزند محمد عبیداللہ مروج الشریعت نے جمع کر کے یواقیت الحرمین کے نام سے عربی میں لکھے تھے۔ انہی کے حکم پر شیخ محمد شاکر نے انہیں فارسی میں منتقل کیا تھا۔ پروفیسر مجددی نے نا صرف انہیں ایڈٹ کیا بلکہ مفصل مقدمہ، اردو ترجمہ اور ضروری حواشی و تعلیقات کے ساتھ شائع کیا۔(12) ملفوظات کا زمانہ وہ ہے جب شاہجہان بادشاہ کے بیٹوں کے مابین تخت نشینی کی جنگ ہو رہی تھی۔ اس میں دارا شکوہ بن شاہ

---

(9) خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ، زادالمعاد، بتصحیح و ترجمہ و تعلیقات محمد اقبال مجددی، ۴ جلد (گوجرانوالہ، ۲۰۱۳ء) جلد اول، مقدمہ ۱۳

(10) ایضاً، جلد اول، مقدمہ، ۱۹

(11) خواجہ عبیداللہ (ملقب بہ خواجہ کلاں)، مبلغ الرجال (ملاحدہ، متکلمین، آزاد خیال فرقوں خصوصاً اکبر بادشاہ اور اسکے حوزہ ملحدین کا تذکرہ) (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۹ء)

(12) محمد عبیداللہ، حسنات الحرمین، بتصحیح و مقدمہ از محمّد اقبال مجددی (موسیٰ زئی، ڈیرہ اسماعیل خان، ۱۹۸۱ء)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

جہان کے عقائد کا بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔اس لئے اقبال مجددی نے اس کی تفصیلات بھی بیان کی ہیں۔(13) یہ امر بہت آسان تھا کہ اقبال مجددی انگریزی کی ایک دو کتابوں سے اس جنگ کے واقعات لے کر لکھ دیتے لیکن انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ صرف تخت نشینی یا جانشینی کی جنگ نہیں تھی اور نہ ہی دو شہزادوں کی آپس کی لڑائی تھی بلکہ یہ تو دو نظریات کا ٹکراؤ تھا یعنی آزاد خیالی اور راسخ العقیدگی کے مابین ایک رسہ کشی تھی جس کے گہرے اثرات عوامی زندگی پر پڑ رہے تھے۔داراشکوہ آزاد خیال گروہ کا ترجمان تھا جو اکثر بادشاہ کے زیر اثر امراء، علمائے سو اور صوفیہ خام کے نظریات کو اس لئے سہارا دے رہا تھا کہ اکبر کے زمانہ کی سیکولر حکومت پھر سے مؤثر ہو جائے۔اپنے مؤقف کی تائید کے لئے پروفیسر مجددی نے داراشکوہ کی کتابوں اور رسائل کا ترتیب زمانی سے مطالعہ کر کے ثابت کیا کہ داراشکوہ کس طرح اور کن عوامل کے ذریعے الحاد اور زندقہ کی طرف مائل ہوا۔یہی نہیں بلکہ انہوں نے داراشکوہ سے وابستہ علماء اور صوفیۂ خام کی تصانیف کا بھی مطالعہ کر کے اس کے ہم نشین حضرات کے ان نظریات کی نشان دہی کی جن سے متاثر ہو کر وہ دین حق سے منحرف ہوا۔(14)

اکبر بادشاہ کے زمانہ کا صلح کل کا نظریہ جہانگیر اور شاہ جہان کی دین داری کے باعث عملی طور پر بے اثر ہو چکا تھا، لیکن داراشکوہ کے ہندومت کی طرف جھکاؤ کی وجہ سے دوبارہ مؤثر ہوتا جا رہا تھا۔دارا نے ہندوؤں کی کتابوں کے سنسکرت سے خود فارسی میں ترجمے کئے اور ہندو مسلم اتحاد کے نظریہ کو تقویت دینے کے لئے مجمع البحرین لکھ کر اکبر کی صلح کل کی پالیسی اختیار کر لی۔

اکبر کے زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے اس نظریہ کے خلاف آواز اٹھائی اور امراء و علماء کو خطوط لکھ کر اس کے مضر اثرات سے آگاہ کیا تھا۔آپ نے اکبر کے دین الٰہی سے اس وقت کے ہندوستانی مسلم معاشرہ کو بچنے کی ترغیب دلائی اور راسخ العقیدہ امراء، علماء اور صوفیہ کی ایک ایسی جماعت تیّار کی جو ان نظریات کو بے اثر کرنے کے لئے کام کرے آپ نے خود اس جماعت کا نام "جرگۂ مردان دولت اسلام" رکھا تاکہ مسلمانانِ ہندومزاج کا نظریاتی طور پر مقابلہ کیا جا سکے۔پروفیسر مجددی نے حسنات الحرمین کے مقدمہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کی وفات (۱۰۲۴ھ/۱۶۲۴ء) کے بعد آپ کی احیاءِ دین کی تحریک ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ فعال ہو کر سامنے آئی اور خواجہ محمد معصوم سرہندی اور ان کے بھائیوں اور خلفاء کی سرکردگی میں اس نے وہی خدمات انجام دیں جو امام ربانی نے اپنے زمانہ میں دی تھیں۔

ملک کا دین دار طبقہ داراشکوہ کے بھائی اورنگ زیب عالمگیر کا نہ صرف حامی تھا بلکہ معاون بھی تھا اس وقت راسخ العقیدہ صوفیہ کے امام خواجہ محمد معصوم سرہندی تھے۔

پروفیسر مجددی نے پہلے اورنگ زیب کے عقائد کا جائزہ لیتے ہوئے اس سے متوسل علما، صوفیہ اور امراء کے نظریات کا براہ راست ان کی کتابوں سے ایک خاکہ پیش کیا اور خصوصیت سے خواجہ محمد معصوم، آپ کے بھائی خواجہ محمد سعید سرہندی اور ان کے فرزندوں کے مکتوبات کا مطالعہ کر کے ان کے نظریات کا ایک ایسا خاکہ سامنے لائے جن سے متاثر ہو کر اورنگ زیب نے اپنی شہزادگی کے زمانہ میں مذہبیّت کے رنگ میں خود کو رنگ کر ایک صحیح العقیدہ جانشین ہونے کا ثبوت فراہم کیا۔جناب مجددی نے اس عہد کے مذہبی ماحول کا جو خاکہ پیش کیا ہے اور اس میں نقشبندی مشائخ کے اورنگزیب کی تربیت کی جو تفصیلات معاصر کتب کی روشنی میں جمع کی ہیں وہ یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ عقائد کے اس طوفان میں اس نے خود کو کس طرح راہ راست پر رکھنے کی کوشش کی اور علمی دنیا کو حسنات الحرمین کے اس مقدمہ کے ذریعہ یہ معلوم ہوا ہے کہ خواجہ محمد معصوم اور خواجہ محمد سعید کے خلفاء کس طرح باری باری اورنگ زیب کے پاس جا کر اس کے بادشاہ بننے کے بعد اس کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔نہ صرف ان دونوں بھائیوں کے بیٹے بلکہ انکے خلفاء بھی اورنگ زیب کے ہی دارالحکومت میں رہ کر اس سے شرعی احکام صادر کرواتے رہے۔یہ انہی حضرات کی سعی پیہم کا نتیجہ تھا کہ اورنگ زیب اسلامی قانون کی بنیادی کتاب فتاویٰ عالمگیری (الفتاویٰ الھندیۃ) علماء سے مرتب کروانے میں کامیاب ہوا اور انہی حضرات کی رہنمائی کی بدولت وہ صحیح معنوں میں "محی الدین" یعنی دین کو زندہ کرنے والا بنا۔(15)

مقامات معصومی

---

(13) دیکھئے ایضاً، مقدمہ، ۱۰۴تا۱۲۱

(14) ایضاً، مقدمہ، ۳۸تا۱۰۳

(15) دیکھئے ایضاً، مقدمہ، ۱۵۶سے ۲۱۳

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی(ف ۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء) کے حالات وتعلیمات نیز ان کی اولاد وخلفاء کی دینی سرگرمیوں کے بیان پر مشتمل یہ کتاب ان کے نواسے میر صفر احمد معصومی نے ایک جلد میں تالیف کی ہے۔یہ فارسی نثر میں ہے اور اس کا سن تالیف ۱۱۴۳ھ/۱۷۳۱ء ہے۔پروفیسر مجددی نے اسے دو خطی نسخوں کی بنیاد پر تصحیح، تعلیقات وتوضیحات، اردو ترجمہ اور ایک تفصیلی مقدمے کے ساتھ چار جلدوں میں مرتب کیا۔کتاب کے تصحیح کردہ متن، تعلیقات وتوضیحات کے علاوہ اس کا تفصیلی مقدمہ بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے خصوصا مقدّمے کے خاص خاص عنوانات قابل توجہ ہیں مثلاً نقشبندی مشائخ اور سلاطین وامراء، عہد معصومی کا مذہبی ماحول، صلح کل اور صوفیہ، اورنگ زیب اور نقشبندی مشائخ، فرزندان خواجہ محمد معصوم اور نگ زیب کی مصاحبت میں خلفاء خواجہ محمد معصوم اور اورنگ زیب کی تربیت، نبائر حضرت مجدد الف ثانی اورنگ زیب کی مصاحبت میں، یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ اورنگ زیب کی مذہبی پالیسی میں نقشبندی مشائخ کا کتنا حصہ تھا؟

اس طرح پروفیسر مجددی نے حضرت خواجہ باقی باللہ اور حضرت مجدد الف ثانی کی احیاءِ دین کی تحریک کو جس طرح اور جس نقطۂ نظر سے پیش کیا ہے وہ قابل توجہ ہے ۔عام طور پر پاکستان کے مؤرخین کا آزاد خیال طبقہ یہ ثابت کرنے کے درپئے ہے کہ اکبر بادشاہ نے ملک میں معاشرتی امن کی خاطر صلح کل کی پالیسی اختیار کی تھی اور اس کے معاصر مؤرخ عبدالقادر بدایونی نے اکبر کے دین الٰہی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ محض تعصّب کی بنا پر لکھا ہے کیونکہ وہ دوسرے علماء کے مقابلہ میں پس ماندہ رہ گیا تھا۔اس لئے وہ اکبر اور اس کے حوزۂ ملاحدہ کو اپنی تنگ نظری کا نشانہ بناتا رہا ہے۔پروفیسر صاحب نے دیگر معاصر لٹریچر کی مدد سے بدایونی کے بیانات کا تقابلی مطالعہ کیا اور ثابت کیا کہ بدایونی نے جو لکھا ہے اس کی دوسرے ماخذ سے تصدیق ہوتی ہے، مثلاً انہوں نے بتایا ہے حضرت مجدد الف ثانی کے رسالہ اثبات النبوۃ اور رسالہ تہلیلیہ اور مکتوبات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اکبر اور اس کے ہم نشین علماسو اور صوفیۂ خام ہی دراصل اسے راہِ راست سے ہٹانے کے ذمہ دار تھے۔

پروفیسر مجددی نے پہلے تو رسالہ اثبات النبوۃ کے مقدمے (16) سے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مجدد نے اس باب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے بدایونی کے مندرجات کی تصدیق ہوتی ہے۔انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی کے ایسے مکتوبات کی تشریحات کی ہیں جو اکبر کے زمانہ پر بے لاگ تبصرہ ہیں۔اکبر کی وفات پر نواب مرتضیٰ خان فرید بخاری کے نام آپ کا مکتوب کوئی تعزیت نامہ نہیں ہے بلکہ اس کے عہد میں ہندوستان کے مسلمانوں پر جو آفتیں ٹوٹیں ان کا بیان ہے کہ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔(17)

مقامات مظہری

پروفیسر اقبال مجددی کا ایک اور بڑا علمی وتاریخی کارنامہ میرزا مظہر جان جاناں شہید(۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کی سوانح مقامات مظہری تالیف شاہ غلام علی دہلوی کی تصحیح مع اردو ترجمہ ہے جس پر انہوں نے ۲۲۳ صفحات کا ایک مفصل مقدمہ بھی لکھا ہے۔اس میں متاخر سلاطین مغلیہ کے عہد کی اس نابغہءِ روزگار شخصیت کے افکار اور تعلیمات کے ساتھ اس عہد کا سیاسی، معاشرتی اور مذہبی ماحول اس طریقہ سے بیان کیا ہے کہ نہ صرف خود مرزا مظہر کی تحریرات کی روشنی میں بلکہ اس عہد کے دیگر علماء وصوفیہ اور شعراء کے مندرجات کو بنیاد بنا کر اس ماحول کو متعارف کروایا اور ان کے بیانات کی معاصر کتب تاریخ کی روشنی میں تصدیق کی۔(18) انہوں نے مرزا مظہر کے مکتوبات کے پانچ مجموعوں کا بغور مطالعہ کر کے ان کی بنیاد پر ایسے نکات درج کئے ہیں جن کے بیانات پر مبالغہ کا شائبہ تک نہیں کیا جا سکتا۔کیونکہ یہ مکاتیب ظاہر ہے قلم برداشتہ لکھے گئے اور ان کے منظر عام پر آنے کا اس وقت گمان بھی نہ تھا۔

حدیقۃ الاولیاء

(16) مجدد الف ثانی، اثبات النبوۃ، مرتبہ محبوب الٰہی، ۲۲تا۲۳

(17) میر صفر احمد معصومی، مقامات معصومی، تحقیق وتصحیح وتعلیق وترجمہ محمد اقبال مجددی، ۳ جلد (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۲۰۰۴ء)

(18) شاہ غلام علی دہلوی، مقامات مظہری (احوال وملفوظات ومکتوبات حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید)، تحقیق وتعلیق وترجمہ محمد اقبال مجددی (لاہور، ۲۰۱۵ء)۔بطور مثال دیکھیں، ص ۴۶

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

یہ صوفیائے پنجاب کا ایک تذکرہ ہے جسے مفتی غلام سرور لاہوری (ف ۱۸۹۰ء) نے تالیف کیا ہے۔پروفیسر مجددی نے اسے مرتب کرتے ہوئے اس پر تعلیقات و حواشی اور ایک مختصر مقدمے کا اضافہ کرتے ہوئے ۱۹۷۶ء میں مکتبہ المعارف لاہور سے اس کا پہلا ایڈیشن شائع کروایا اور ۲۰۰۰ء میں اسی ادارے سے تعلیقات جدیدہ کے ساتھ دوسرا ایڈیشن جبکہ ۲۰۱۶ء میں تیسرا ایڈیشن شائع کروایا۔(19)

ملفوظات چہل روزہ

حضرت غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ /۱۸۵۴ء) نے دہلی میں اپنے چالیس روزہ قیام کے دوران حضرت شاہ غلام علی دھلوی کے ملفوظات کو جمع کیا تھا۔پروفیسر مجددی نے پہلے ۱۹۷۸ء میں مکتبہ نبویہ لاہور سے اقبال احمد فاروقی کی کاوش سے شائع ہونے والے اس کے فارسی متن اور اردو ترجمہ پر ایک مفصّل مقدمے کا اضافہ کیا لیکن چونکہ یہ ایک ہی خطی نسخہ کی بنیاد پر مرتّب کیا گیا تھا چنانچہ بعد ازاں پروفیسر مجددی نے اسے پانچ خطی نسخوں کا تقابل کر کے مرتّب کرتے ہوئے اردو ترجمہ و مفصّل مقدمے کے ساتھ ۲۰۱۶ء میں شائع کیا۔(20)

احوال مشائخ کبار

فارسی میں لکھی گئی یہ کتاب سلیمان بن شیخ سعد اللہ کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری (ف ۱۱۰۴/۱۶۹۳ء) کی زندگی کے دوران ہی ان کے اور ان کے سلسلے کے صوفیہ کے احوال بیان کیے ہیں۔پروفیسر مجددی نے اس کی تصحیح کے ساتھ ایک مفصّل مقدمے اور تعلیقات کا اضافہ کیا۔(21)

پروفیسر اقبال مجددی کی تحقیقات کا ایک بڑا ماخذ علماء وصوفیہ کے ملفوظات کے مجموعے ہیں جنہیں آپ نے دربار کے اثرات سے مکمل آزاد بیانات قرار دیتے ہوئے اپنی تحریروں میں نا صرف ان کی اہمیت بیان کی ہے بلکہ ان کے مستند ہونے کے دلائل دیے ہیں۔(22) اقبال مجددی کے نزدیک کسی بڑی سے بڑی شخصیت کو اس وقت تک سمجھا نہیں جا سکتا جب تک اس عہد کے سیاسی سماجی اور مذہبی ماحول کی اس شخصیت کے اپنے بیانات کی روشنی میں عکاسی نہ کی جائے۔یوں ان کی مرتبہ کتابوں کے آغاز میں شامل کیے گئے مفصل مقدّمات نے پاکستان میں تاریخ نویسی کے نئے رجحانات کو متعارف کروایا ہے اور ایک ایسا تحقیقی نمونہ پیش کیا ہے جس نے آنے والے محققین کے لئے تحقیق کی نئی راہیں کھولی ہیں۔

۳۔نادر مخطوطات کی عکسی اشاعت

اقبال مجددی کی ایک اور اہم تاریخی خدمت سلسلہ نقشبندیہ کے منحصر بفرد اور یونیک مخطوطات (فارسی) کے عکس شائع کرنا ہے ہر مخطوطہ پر انہوں نے مختصر یا مفصل مقدمہ کا اضافہ بھی کیا ہے۔ذیل میں ان مخطوطات کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے:

لطائف المدینہ

عربی نثر میں تالیف شدہ یہ رسالہ شیخ عبد الاحد وحدت سرہندی کے والد حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی (ف ۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء)، فرزند اکبر حضرت مجدد الف ثانی، کے حالات، ملفوظات اور مکاشفات حرمین کے حوالے سے ہے جسے انہوں نے انکے سفرِ حرمین کے دوران تالیف کیا تھا۔پروفیسر مجددی نے نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی سے اس کے خطی نسخے کا عکس حاصل کر کے اس پر ایک مفصّل مقدمہ لکھا اور ملخص اردو ترجمے کے ساتھ اسے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نے ۲۰۰۴ء میں حوزہ نقشبندیہ، لاہور سے شائع کروایا۔(23)

خلاصۃ المعارف

(19) مفتی غلام سرور لاہوری، حدیقۃ الاولیاء، مرتّب و مصحّح محمّد اقبال مجددی، اشاعت سوّم (لاہور: پروگریسو بکس، ۲۰۱۶ء)

(20) شاہ غلام علی دہلوی، ملفوظات چہل روزہ، تصحیح محمد اقبال مجددی (گوجرانوالہ: تنظیم الاسلام پبلیکیشنز، ۲۰۱۶ء)۔

(21) سلیمان بن شیخ سعد اللہ، احوال مشائخ کبار (اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، ۲۰۰۰ء)

(22) دیکھیں تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان، ج اول، مقالہ "امیر خورد اور سیر الاولیاء۔۲۹۶تا۳۰۷ . نیز تذکرہ علمائے حال، مؤلفہ محمد ادریس نگرامی، مقدمہ مجددی، ۷-۱۲۱(

(23) شیخ عبد الاحد وحدت سرہندی، لطائف المدینہ (ع)، مقدمہ مفصّل و ملخص اردو ترجمہ از محمد اقبال مجددی (لاہور: حوزہ نقشبندیہ، ۲۰۰۴ء)۔

یہ علم سلوک کے موضوع پر حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ حضرت آدم بنوری (وفات ۱۰۵۳ھ/۱۶۴۳ء) کی نثری تالیف ہے۔ جسے آپ کے وصال کے بعد آپ کے نامور خلیفہ شیخ امین بدخشی نے مرتب کیا ہے اور اس پر ان کی تحریر میں جابجا حواشی بھی ثبت ہیں۔ مولف نے اسے ۱۰۳۵ھ/۱۶۲۵ء میں شروع کیا اور ۱۰۳۷ھ/۱۶۲۷ء میں مکمل کیا۔ پروفیسر مجددی کو اس کا وہ نسخہ دستیاب ہوا جو اس کے مرتب امین بدخشی کی زیر نگرانی مکہ مکرمہ میں تیار ہوا تھا۔ یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی دوسری جلد میں مولف نے اپنا ایک رسالہ نظم ا لنکات بھی شامل کیا ہے۔ علاوہ ازیں مرتب کے دو رسالوں کے مخطوطے بھی اس میں مجلد ہیں، یعنی المفاضلہ بین الانسان والکعبہ اور کرامات آدمیہ۔ ان تمام پر شیخ امین بدخشی کی مہریں جابجا ثبت ہیں۔ پروفیسر مجددی نے اس کی پہلی جلد کے آغاز میں ایک مفصل مقدمے کا اضافہ کیا ہے جس میں مولف و مرتب کے احوال و آثار کا تعارف پیش کیا ہے۔(24)

اثبات المولد والقیام

شاہ احمد سعید مجددی خلیفہ شاہ غلام علی دہلوی کی تالیف یہ رسالہ عربی میں ہے۔ اس اہم خطی نسخے کا عکس پروفیسر مجددی کے نہایت گرانقدر مقدمے اور حواشی و تعلیقات کے ساتھ ۱۹۷۹ء سے اب تک چار بار شائع ہو چکا ہے۔ پہلی بار اسے مکتبہ سراجیہ سے شائع کیا گیا پھر مکتبہ ایشتق، استنبول (ترکی)، پھر ۲۰۱۷ء میں دار السلام، لاہور اور اسی سال رکن الاسلام، جامع مجددیہ، مہر آباد سندھ سے شائع ہوا۔

رسائل خواجہ محمد ہاشم کشمی

یہ حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ، سوانح نگار اور ان کے مکتوبات کی تیسری جلد کے جامع خواجہ محمد ہاشم کشمی (حدود ۱۰۰۰۔۱۰۴۳ھ/۱۵۹۱۔۱۶۳۳ء) کے رسائل کا مجموعہ ہے جو سلسلہ نقشبندیہ کی تاریخ و تعلیمات کو واضح کرتا ہے۔ یہ مجموعہ انقلاب کے بعد افغانستان سے پشاور کے راستے پاکستان پہنچا۔ پروفیسر مجددی نے اس کا عکس حاصل کر کے اس پر ایک مفصّل مقدمے کا اضافہ کیا ہے۔(25)

بہجت النظار فی براءۃ الابرار

مخدوم محمد امین ٹھٹھوی (۱۰۹۳۔۱۱۶۱ھ/۱۶۸۲۔۱۷۴۸ء) نے یہ کتاب حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں اور خاص طور پر ان کے مکاشفات پر کیے گئے شیخ عبدالحق محدّث دہلوی کے اعتراضات کے جواب میں لکھی۔ یہ کتاب پہلی بار اس حقیقت کا انکشاف کرتی ہے کہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی کے فرزند شیخ نورالحق مشرقی نے والد کے وصال کے بعد ان کے لکھے گئے رسالہ اعتراضات کے متعلق سوال پر تردد کا اظہار کیا۔ پروفیسر مجددی کو اس کے انتہائی نایاب نسخے کا عکس حضرات سرہند مقیم ٹنڈو سائیں داد کے ہاں سے تقریباً ۵۰ سال پہلے دستیاب ہوا تھا جسے انہوں نے ایک مفصّل مقدمے کے ساتھ امام ربّانی پبلیکیشنز لاہور کی جانب سے ۲۰۱۷ء میں شائع کروایا۔(26)

فضائل الباری فی مناقب حاجی دوست محمد قندھاری

کتاب حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے خلیفہ اعظم، حاجی دوست محمد قندھاری (۱۲۱۶۔۱۲۸۴ھ/۱۸۰۱۔۱۸۶۷ء) کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ پروفیسر مجددی کو نصف صدی پہلے اس کا عکس اور بعد ازاں تقریباً ۲۰۱۵ء میں خود یہ منحصر بفرد قلمی نسخہ دستیاب ہو گیا۔ نسخے کا عکس انہوں کے مفصّل مقدمے کے ساتھ شائع کیا۔(27)

رسالہ وحدت الوجود

یہ مولانا عبداللہ لبیب سیالکوٹی (ف ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) کی تالیف ہے جو علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (ف ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۷ء) کے فرزند تھے۔ اس نسخے کا عکس پروفیسر مجددی کو خلیل الرحمن داؤدی سے دستیاب ہوا تھا۔ اس پر ایک مقدمے کا اضافہ کرتے ہوئے اقبال مجددی نے اسے ۲۰۱۷ء میں ارمغان امام ربانی کی آٹھویں جلد میں شائع کروایا

---

(24) آدم بنوری، خلاصۃ المعارف، مقدمہ مفصل از محمد اقبال مجددی، دو جلدیں (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۶ء)۔
(25) خواجہ محمد ہاشم کشمی، رسائل خواجہ محمد ہاشم کشمی (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۷ء)
(26) مخدوم معین ٹھٹھوی، بہجت النظار فی براۃ الابرار (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۷ء)
(27) حاجی دوست محمد قندھاری، فضائل الباری (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۷ء)

۔مقدمے میں انہوں نے اس کی وجہ تالیف کے متعلق بیان کیا ہے کہ شاہ اورنگ زیب عالمگیر نے مولانا سے اس موضوع کے متعلق استفسار کیا تھا کہ آپ کے والد علامہ عبدالحکیم نے اس موضوع کو کیسے واضح کیا تھا؟ مولانا نے جواب دیتے ہوئے جب محسوس کیا کہ بادشاہ سمجھ نہیں پارہا تو اسے رسالے کی صورت میں لکھ کر واضح کیا۔(28)

کمالات مظہریہ

یہ مرزا مظہر جان جاناں شہید(۱۱۱۱۔۱۱۹۵ھ/۱۷۰۰۔۱۷۸۱ء) کے احوال پر مبنی ہے۔اسے آپ کے خلیفہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی(ف ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء) نے تالیف کیا ہے۔ شاہ غلام علی نے آپ کے احوال پر ایک مفصّل کتاب مقامات مظہری بھی تالیف کی تھی جسے پروفیسر مجددی نے مقدمہ، تصحیح، ترجمہ اور تعلیقات کے ساتھ چار جلدوں میں مرتّب کیا تھا۔وہ اس کتاب کو بھی اسی طرز پر مرتّب کرنا چاہتے تھے لیکن صحت کی خرابی نے مہلت نہیں دی۔ان حالات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اس کے عکس کو ہی ۲۰۱۷ء میں ارمغان امام ربّانی کی جلد ہشتم میں شائع کروا دیا۔اس اشاعت کی اہمیّت اس لیے اور بھی بڑھ جاتی ہے یہ خانقاہ مظہریہ کے قلمی نسخے پر مبنی ہے۔اس میں مولف کے ہاتھ کی لکھی یادداشتیں بھی جگہ جگہ دکھائی دیتی ہیں۔علاوہ ازیں خانقاہ مظہریہ کے آخری سجّادہ نشین کا تحریر کردہ ابتدائیہ اور حواشی بھی اس میں شامل ہیں۔(29)

رسائل شاہ عنایت قادری قصوری

یہ رسائل شاہ عنایت قادری کے بیش بہا خطی نسخہ کا عکس ہے۔اس پر پروفیسر مجددی کا ایک مفصل مقدمہ ہے۔ ان کے نزدیک اس میں قابل توجہ تاریخی رسالہ وہ ہے جس میں شاہ عنایت نے ہندوستان کے علاقے کو دارالحرب قرار دیا ہے۔یہ مرکزی مسلم مغل حکومت(شاہ عالم ثانی) کے زمانہ میں لکھا گیا ہے۔ان کا دعویٰ ہے کہ ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے کے سلسلہ میں یہ پہلا رسالہ ہے اس کے مؤلف شاہ عنایت قصوری کا انتقال حدود ۱۱۴۸ھ کو ہوا جبکہ آخری معرکۃ الآراء فتویٰ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا ہے جن کا انتقال(۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) کو ہوا یعنی شاہ عنایت قصوری اس سے اکانوے سال پہلے اس علاقے کو دارالحرب قرار دے چکے تھے۔ہم پروفیسر مجددی کے اس مجموعہ کو تاریخی اعتبار سے خاص اہمیت دے سکتے ہیں کہ اس سے پہلے صرف شاہ عبدالعزیز کے فتویٰ کو پہلا قدم سمجھا جاتا تھا۔(30)

قران السعدین

۲۰۱۸ء میں پروفیسر مجددی کا دوسرا اہم خطی نسخہ جو عکسی صورت میں شائع ہوا ہے وہ قران السعدین ہے جو مشہور عالم، صوفی حاجی محمد سعید لاہوری(۱۰۲۵-۱۱۴۵ھ/۱۶۱۶-۱۷۳۳ء) کے حالات پر ایک یونیک نسخہ ہے جسے حاجی محمد سعید کے ایک خلیفہ اخوند محمد رفیع عبّاسی نے فارسی نثر میں تالیف کیا تھا۔اس عکس کو ۲۰۱۸ء میں شائع کیا گیا ہے۔اس میں پروفیسر مجددی کا سو صفحات کا بہت ہی اہم مقدمہ ہے جس میں انہوں نے تاریخی نقطہ نظر سے لاہور کے صوفیہ کا کردار بیان کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حاجی محمد سعید لاہوری صرف ایک نابغۂ روزگار عالم اور صوفی ہی نہیں تھے بلکہ ایک ایسے بزرگ تھے جنہوں نے اپنے عہد کے معاشرہ کی اصلاح کرنے میں اہم کردار ادا کیا،انہوں نے اس مقدمہ میں بڑی عرق ریزی سے یہ ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں کے دور زوال میں ان صوفیہ نے کس طرح مسلم معاشرہ کو اعتدال پر رکھنے کی سعی کی اور مسلمانوں کے اس گرتے ہوئے اور تیزی سے زوال پذیر معاشرہ کو ذہنی زوال سے بچانے کی کوشش کی۔اقبال مجددی نے اس میں یہ بھی ثابت کیا ہے کہ لاہور کے مقامی مؤرخین نے کس طرح شیخ لاہوری کے مشہور افغانستان کے حکمران احمد شاہ درانی (۱۱۶۰-۱۱۸۶ھ/۱۷۴۷-۱۷۷۲ء) کو ان کا عقیدت مند ثابت کرکے ان سے ملاقاتوں کا ذکر کر دیا ہے۔(31) پروفیسر مجددی نے مقدمہ میں بتایا ہے کہ درانی توان کے تخت نشین ہونے(۱۱۶۰ھ/۱۷۴۷ء) سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔اس کے علاوہ اس مفصل مقدمہ میں ایسے تاریخی حقائق بیان کئے گئے ہیں جو صرف اس خطی نسخے کے بغور مطالعہ سے ہی سامنے آ سکتے ہیں۔(32)

مناقب مخدوم ہاشم ٹھٹھوی

---

(28) مولانا عبداللہ لبیب سیالکوٹی، رسالہ وحدت الوجود(لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز،۲۰۱۷ء)

(29) شاہ غلام علی دہلوی، کمالات مظہریہ، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد ہشتم(لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز،۲۰۱۷ء)

(30) شاہ عنایت قادری قصوری، رسائل شاہ عنایت قصوری(لاہور: مکتبہ دارالسلام،۲۰۱۸ء)

(31) دیکھیں: اخوند، محمد رفیع عباسی، قرآن السعدین، مقدمہ مفصل از محمد اقبال مجددی تحت عنوان حاجی محمد سعید لاہوری اور احمد شاہ درّانی، ص ۳۴تا۵۴

(32) محمد رفیع عباسی اخوند، قرآن السعدین، مقدمہ مفصّل از محمد اقبال مجددی(لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز،۲۰۱۸ء)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

یہ سندھ کے کثیر التصانیف عالم مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی(۱۱۰۴۔۱۱۷۴ھ/۱۶۹۳۔۱۷۶۱ء) کے حالات پر ان کے فرزند مخدوم عبدالطیف ٹھٹھوی(۱۱۴۴۔۱۱۹۸ھ/۳۲-۱۷۔۱۷۷۶ء) کی لکھی ہوئی کتاب ہے، جس کا کوئی خطی نسخہ اس وقت پورے سندھ میں بھی نہیں ہے۔پروفیسر مجددی نے اس کے ایک ناقص الآخر خطی نسخہ کی نقل بنوالی تھی جو حافظ محمد ہاشم جان مجددی کے گھر ٹنڈو سائیں داد (سندھ) سے دستیاب ہوا تھا یہ اسی کا عکس ہے جسے ۲۰۱۸ء میں امام ربانی پبلیکیشنز لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔اقبال مجددی نے اس کے مقدمہ میں کتاب کا خلاصہ اردو میں اس خوبی سے مرتب کیا ہے کہ اس کا ماحصل سامنے آگیا ہے،انہوں نے اس میں مخدوم محمد ہاشم اور اس کتاب کے مولف یعنی ان کے فرزند گرامی مخدوم عبدالطیف کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے کہ یہ دونوں حضرات حاکمان سندھ کے زمانہ میں سندھ کے قاضی تھے اور انہوں نے کس طرح سندھ میں اسلام کی شمع روشن کئے رکھی اور مسلم معاشرے کو کس طرح بدعات سے بچانے کی تاحیات سعی کرتے رہے۔(33)

مناقب مخدومین

یہ سندھ کے دوسرے بڑے عالم اور مخدوم محمد ہاشم مذکور کے پوتے علامہ مخدوم محمد ابراہیم ٹھٹھوی (ف ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) اور ان کے شیخ شاہ صفی اللہ معصومی(ف ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۷ء) کے احوال اور علمی و روحانی سرگرمیوں پر مبنی ہے جسے مخدوم محمد ابراہیم کے مرید محمدؐ امین چھوڑائی نے تالیف کیا ہے۔مجددی نے اس خطّی نسخے مناقب مخدومین کا عکس بمع سادہ اردو ملخّص ترجمے کے شائع کیا۔آپ نے بڑی عرق ریزی سے اس کے مقدمہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ بحیثیت قاضی القضاۃ مخدوم محمد ابراھیم ٹھٹھوی نے سندھ میں کیا کردار ادا کیا۔یہ اور متذکرہ بالا خطی نسخے ایسے ہیں کہ علمی دنیا کو ایک عرصے سے ان خطّی نسخوں کی تلاش تھی۔مجددی کو جیسے ہی یہ نادر خطی نسخے دستیاب ہوئے تو انہوں نے ان کے عکس شائع کرنے میں مزید تاخیر نہیں کی اور اس طرح نہ صرف اہل سندھ بلکہ پوری علمی دنیا کو دعوت تحقیق دی ہے۔(34)

ان کے علاوہ ۲۰۱۸ء میں مجددی نے ارمغان امام ربانی (جلد نہم) میں پانچ مزید بہت ہی نادر اور یونیک کم حجم کے خطی نسخوں کے عکس شائع کئے۔جن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:

رسالہ ردشبہات بر کلام حضرت مجدد الف ثانی

حضرت مجدد الف ثانی کے فرزند اصغر شاہ محمد یحیٰؒ کے تالیف کردہ رسالے کے نادر خطی نسخہ رسالہ ردشبہات بر کلام حضرت مجدد الف ثانی کا عکس بھی ارمغان امام ربّانی کی جلد نہم میں شامل ہے۔مجددی کو نصف صدی کی جدوجہد کے بعد اس کے قلمی نسخے کے عکس کی نقل دستیاب ہوئی تھی اس پر ان کا مفصل مقدمہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔(35)

رسالہ معدن الجواہر

مجددی نے مقامات معصومی کے مولف میر صغیر احمد معصومی کا ایک بہت نادر رسالہ معدن الجواہر ارمغان امام ربّانی کی جلد نہم مطبوعہ ۲۰۱۸ء میں شائع کیا ہے جو خواجہ محمد معصوم سرہندی کے فرزند اکبر خواجہ صبغۃاللہ سرہندی کے احوال پر ہے۔مولف ان کے بھانجے اور مرید تھے۔پروفیسر مجددی نے اس پر ایک مختصر مقدمے کا اضافہ بھی کیا ہے۔(36)

مکتوبات خواجہ غلام محی الدین قصوری

یہ خواجہ غلام محی الدین قصوری(ف ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء)،خواجہ عبدالرسول قصوینزی(ف ۱۲۹۴ھ) بنام مولوی غلام محمد مرالی،مولانا صالح کنجاہی اور مفتی غلام دستگیر قصوری کے مکتوبات کا مجموعہ ہے۔اس مجموعے کی اہمیت اس لحاظ سے دوچند ہو جاتی ہے کہ تمام مکاتیب مکتوب نگاران کے اپنے خط میں ہیں۔مجددی نے ان کے عکس کے

(33) مخدوم عبدالطیف ٹھٹھوی،مناقب مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی،مقدمہ اقبال مجددی(لاہور:امام ربّانی پبلیکیشنز،۲۰۱۸ء)،مقدمہ،۸۱-۲۲

(34) میاں محمد امین چھوڑائی،مناقب مخدومین(لاہور:امام ربّانی پبلیکیشنز،۲۰۱۸ء)

(35) اصغر شاہ محمد یحییٰ،رسالہ ردشبہات بر کلام حضرت مجدد الف ثانی(لاہور:امام ربّانی پبلیکیشنز،۲۰۱۸ء)

(36) میر صغیر احمد معصومی،رسالہ معدن الجواھر،مشمولہ ارمغان امام ربّانی،جلد ہشتم(لاہور:امام ربّانی پبلیکیشنز،۲۰۱۷ء)

ساتھ مکتوب الیھم کا تعارف بھی تحریر کیا۔یوں علمی اور روحانی دنیا مجددی کی معرفت پہلی بار ان سے آشنا ہوئی۔یہ مجموعہ ارمغان امام ربّانی کی جلد نہم مطبوعہ ۲۰۱۸ء میں شامل ہے۔(37)

ملفوظات عثمانی

یہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری(ف ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء) کے خلیفہ خواجہ محمد عثمان دامانی(ف ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء) کے ملفوظات کا ایک مختصر مجموعہ ہے جو ان کے پہلے شائع شدہ مجموعہ ملفوظات فوائد عثمانیہ میں شامل نہیں۔اس کے ساتھ وہ محضر نامہ بھی ضمیمہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے جو حاجی صاحب کے خلفا پر ذکر کے دوران وارد ہونے والی جذب کی کیفیت کے حوالے سے آپ کے معتقد علما کے فتوے پر مبنی ہے۔کہ یہ کیفیات چونکہ اختیاری نہیں ہوتیں لہذا یہ جائز ہیں۔اس پر ۳۲ علما کے اثباتی دستخط موجود ہیں۔(38)

رشحات عنبریہ

حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے احوال پر مبنی یہ عربی رسالہ ان کے فرزند شاہ محمد مظہر مجددی کی تالیف ہے۔میاں جمیل احمد شرقپوری نے خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی سے دستیاب ہونے والے اس کے واحد عکس کو مجددی کے مقدمے و تعلیقات کے ساتھ دارالمبلغین، شرقپور سے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا۔۲۰۱۸ء میں مجددی کو بخط شیر محمد نقشبندی اس کا ایک اور بہتر خطی نسخہ دستیاب ہوا۔شیر محمد نقشبندی حضرات خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی کے متوسلین میں سے تھے۔چنانچہ مجددی نے ارمغان امام ربّانی کی جلد نہم میں اس کا عکس شائع کر دیا تاکہ آنے والے محققین کو تقابل نسخ کے ساتھ مزید تحقیق کے لیے آسانی ہو۔(39)

رسائل حافظ محمد صدیق لاہوری

یہ مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب حافظ محمد صدیق لاہوری (۱۱۳۸۔۱۱۹۳ھ/۱۷۲۵۔۱۷۷۹ء) کے رسائل کا مجموعہ ہے۔جو پروفیسر مجددی کے ذخیرہ مخطوطات میں شامل ہے۔اس کی اہمیت میں یہ امر خصوصا قابل ذکر ہے کہ کئی رسائل مصنف کے خود نوشت ہیں۔ان نادر رسائل کے کوئی اور نسخے ابھی تک دریافت نہیں ہوئے۔لہذا تا حال یہ منحصر بہ فرد ہونے کی وجہ سے بھی اہم ہیں۔اقبال مجددی نے اس پر ایک سو صفحات کے مقدمے کا اضافہ کیا ہے جس میں مصنف کے احوال و آثار اور ان کے خاندان کو متعارف کروایا ہے۔(40)

شمس التوحید، گنج مخفی(ہجو المقلدین)

یہ کتاب حافظ غلام محمد عرف امام گاموں (ف ۱۲۴۲ھ/۱۸۲۷ء) بن حافظ محمد صدیق لاہوری، خطیب مسجد وزیر خان کے دو رسائل شمس التوحید اور ہجو المقلدین کا مجموعہ ہے۔پروفیسر مجددی نے ان نادر نسخوں کی اہمیت کے پیش نظر ایک مفصل مقدمے کا اضافہ کرتے ہوئے عکسی صورت میں شائع کروایا۔(41)

رسائل خواجہ خرد

---

(37) غلام محی الدین قصوری، مکتوبات خواجہ غلام محی الدین قصوری، مقدمہ مفصل از محمد اقبال مجددی، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد نہم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۸ء)

(38) خواجہ محمد عثمان دامانی، ملفوظات عثانی، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد نہم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۸ء)

(39) شاہ محمد مظہر مجددی، رشحات عنبریہ، مقدمہ و تعلیقات محمد اقبال مجددی (شرقپور: دارالمبلغین، ۱۹۷۹ء)۔علاوہ ازیں پروفیسر مجددی نے ارمغان امام ربّانی کی اس جلد میں چار انتہائی نادر مطبوعات کے عکس بھی شامل کیے جو درج ذیل ہیں: ۱ تذکرہ مصنفین دہلی تالیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی مرتبہ حکیم شمس اللہ قادری ۲ جواہر ہاشمیہ (احوال خواجہ محمد ہاشم کشمی) تالیف اختر محمد خان رامپوری (اردو) ۳ عقد الالی فی مناقب شاہ ابوالمعالی (انبیٹھوی) تالیف مشتاق احمد انبیٹھوی ۴۔بستان معرفت (احوال صاحبزادہ عبدالرسول قصوری) تالیف سیّد محمد قصوری، مطبوعہ لاہور، ۱۳۰۴ھ

(40) حافظ محمد صدّیق لاہوری، رسائل حافظ محمد صدّیق لاہوری (لاہور: لجنۃ الاحیاء المخطوطات الاسلامیہ، ۲۰۱۹ء)

(41) حافظ غلام محمد (عرف امام گاموں)، شمس التوحید، گنج مخفی (ہجو المقلدین) (لاہور: لجنۃ الاحیاء المخطوطات الاسلامیہ، ۲۰۱۹ء)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

یہ خواجہ باقی باللہ (ف ۱۰۱۲ھ/۱۶۶۳ء) کے فرزند خواجہ عبداللہ المعروف خواجہ خرد (ف ۱۰۷۴ھ/۱۶۶۳ء) کے رسائل کا مجموعہ ہے جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا تھا۔ پروفیسر مجددی نے اس کا عکس انڈیا آفس لائبریری لندن سے حاصل کیا تھا۔ اور اب ایک مفصّل مقدمے اور نسخے کے تعارف کے ساتھ اس کا عکس شائع کروایا۔(42)

روضۃ القیومیہ

خواجہ کمال الدین محمد احسان سرہندی کی تالیف یہ نادر مخطوطہ مجدد الف ثانی اور ان کے خاندان کے احوال پر مبنی ہے۔ اقبال مجددی کے ذخیرے میں اس کے آخری دو دفتر موجود تھے۔ جو مولف کی معاصرانہ روایات سے متعلق ہیں، چنانچہ پروفیسر مجددی نے ان کی اہمیت کے پیش نظر ایک مفصّل مقدمے کے ساتھ ان کا عکس شائع کروایا۔(43)

متذکرہ بالا عکسی اشاعتوں کے علاوہ پروفیسر مجددی نے ارمغان امام ربانی کی دسویں جلد میں بھی کچھ خطی نسخوں کے عکس بمعہ مختصر تعارفی نوٹ یا مقدمہ شامل کیے ہیں جن کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

وثیقۃ الاکابر

یہ شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری (ف ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) کی تالیف کردہ معجم المشائخ ہے۔ اس میں انہوں نے اپنی اسناد جمع کی ہیں۔ پروفیسر مجددی نے اس پر ایک مختصر مقدمہ لکھا ہے۔(44)

رسالہ درعقائد ضروریہ

شاہ محمد غوث قادری لاہوری کا تالیف کردہ یہ رسالہ منحصر بفرد نسخے پر مبنی ہے۔ جسے پروفیسر مجددی نے ایک مختصر مقدمے کے ساتھ ارمغان امام ربّانی کی جلد دہم کی زینت بنایا ہے۔(45)

سلسلۃ الاولیاء

مولوی محمد صالح کنجاہی خلیفہ خواجہ غلام محی الدین قصوری کا تالیف کردہ یہ صوفیہ کا ایک عمومی نوعیت کا تذکرہ ہے۔ پروفیسر مجددی نے اس کے عصری حصے کو ایک مختصر مگر گرانقدر تعارفی نوٹ کے ساتھ ارمغان امام ربّانی کی جلد دہم میں شامل کیا ہے۔(46)

رسالہ اذکار یومی ولیلی

یہ خواجہ محمد معصوم سرہندی (ف ۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء) کے معمولات کا دوسرا مجموعہ ہے جسے حاجی محمد عاشور بخاری نے تالیف کیا ہے۔ حاجی محمد عاشور بخاری نا صرف آپ کے خلیفہ تھے بلکہ مکتوبات معصومیہ کی تیسری جلد کے جامع بھی تھے، انہوں نے آپ کے وصال (۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء) کے بعد جمع کر کے مرتّب کیا۔ پروفیسر مجددی نے اس کا عکس ذخیرہ دہلی انڈیا آفس لائبریری، لندن سے حاصل کر کے ایک مختصر مقدمے کے ساتھ ارمغان امام ربّانی کی جلد دہم میں شامل کیا ہے۔(47)

زبدۃ الفرائض

یہ مولف خواجہ غلام محی الدین قصوری کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے جسے پروفیسر مجددی نے ایک تبرک کے طور پر مختصر مقدمے کے ساتھ ارمغان امام ربّانی کی جلد دہم میں شامل کیا ہے۔(48)

---

(42) حضرت عبداللہ (ملقب بہ خواجہ خرد)، رسائل خواجہ خرد (لاہور: لجنۃ الاحیاء المخطوطات الاسلامیہ، ۲۰۱۹ء)
(43) خواجہ کمال الدین محمد احسان سرہندی، روضۃ القیومیہ (لاہور: لجنۃ الاحیاء المخطوطات الاسلامیہ، ۲۰۱۹ء)
(44) شاہ فقیر اللہ علوی، وثیقۃ الاکابر، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد دہم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۹ء)
(45) شاہ محمد غوث قادری لاہوری، رسالہ درعقائد ضروریہ، مقدمہ محمد اقبال مجددی، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد دہم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۹ء)
(46) غلام محی الدین قصوری، سلسلۃ الاولیاء، مختصر تعارف از محمد اقبال مجددی، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد دہم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۹ء)
(47) خواجہ محمد معصوم سرہندی، رسالہ اذکار یومی ولیلی، با مقدمہ مختصر از محمد اقبال مجددی، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد دہم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۹ء)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

رسالہ نظامیہ

خواجہ غلام محی الدین قصوری کی تالیف یہ رسالہ وحدت الوجود کے مباحث پر فارسی نظم میں ہے۔اسے انہوں نے ایک معاصر عالم مولانا نظام الدین کھیم کرنی کے کہنے پر تصنیف کیا تھا۔ پروفیسر مجددی نے اپنے ذخیرے سے اس کے ایک قدیم نسخے کے عکس کو مختصر تعارف کے ساتھ ارمغان امام ربّانی کی دسویں جلد میں شامل کیا ہے۔(49)

۴۔ مقدمات وتعلیقات

پروفیسر مجددی نے بعض اہم کتابوں پر مقدمات و تعلیقات بھی لکھے ہیں۔ یہ مقدمات و تعلیقات چونکہ بڑی عرق ریزی اور تحقیق کے بعد تیّار کیے گئے ہیں اور اہم تاریخی حواشی کے حامل ہیں لہذا ان کی اپنی جداگانہ اہمیّت ہے۔ذیل میں ان کتابوں کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

مقالات طریقت

عبدالرحیم ضیاء کی تالیف کردہ یہ کتاب دور آخر کی بہت بڑی مرکزی شخصیت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) کی سوانح پر لکھی گئی ہے۔اسے شاہ صاحب کی وفات کے صرف ۳۰سال بعد اردو میں حیدر آباد (دکن) میں لکھا گیا تھا۔یہ آپ کے احوال پر پہلی مفصل کتاب ہے، پروفیسر مجددی نے اس پر ایک مختصر مقدمہ اور تعلیقات تحریر کی ہیں۔وہ یہ کتاب مقامات مظہری کی طرز پر ایڈٹ کرنا چاہتے تھے لیکن پیرانہ سالی اور غلبۂ امراض کے باعث ایسا نہیں کر سکے جس کی انہوں نے مقدمے میں معذرت کرتے ہوئے آنے والے محققین کے لئے راستہ کھول دیا ہے،اس مقدمہ میں شاہ عبدالعزیز کے براہ راست ۴۲ تلامذہ کی فہرست دی ہے اور ہر شخصیت کے نام کے ساتھ معاصر حوالہ دیا ہے۔(50) جس ماخذ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے، پھر آپ کے عہد ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانے) میں سیاسی، سماجی اور مذہبی، ماحول کا بھی اختصار کے ساتھ مواد اس طریقہ سے جمع کیا ہے کہ اس سے اس موضوع پر کام آسان ہو گیا ہے۔(51)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

پروفیسر اقبال مجددی نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے حوالے سے جو علمی و تحقیقی مواد جمع کیا وہ اس کی مدد سے ایک مفصل اور جامع کتاب مرتب کرنے کے متمنی تھے مگر وقت اور حالات نے اجازت ہی نہ دی۔ چنانچہ یہ قیمتی مواد جو علمی و تحقیقی مقالات کی صورت میں ہے اور انہوں نے سفر ہندوستان (۱۹۸۹ء) کے دوران جمع کیا تھا، پیشتر اس کے کہ ضائع ہو جاتا انہوں نے اسے ایک مجموعے کی صورت میں ۲۰۱۸ء میں پروگریسو بکس لاہور سے شائع کروادیا۔(52)

معمولات مظہریہ

حضرت میرزا مظہر جان جاناں (۱۱۱۱۔۱۱۹۵ھ/۱۷۰۰۔۱۷۸۱ء) کے معمولات، مکتوبات اور تعلیمات پر مبنی یہ کتاب آپ کے خلیفہ شیخ نعیم اللہ بہرائچی کی تالیف کردہ ہے جس کا اردو ترجمہ خانقاہ مظہری (دہلی) کے ایک بزرگ حکیم رحیم الدین احمد طرب دہلوی نے ۱۳۱۲ھ کو کیا تھا اور اسی سال یہ وہیں سے شائع ہو گیا تھا۔اب یہ کتاب کافی عرصہ سے کمیاب تھی۔پروفیسر مجددی نے اسے ایک مختصر مگر انتہائی مفید مقدمے کے ساتھ پروگریسو بکس لاہور سے ۲۰۱۸ء کو شائع کروایا۔(53)

ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی (۱۲۱۷۔۱۲۷۷ھ/۱۸۰۲۔۱۸۶۰ء) اور شاہ عبدالرشید رامپوری ثم مدنی (۱۲۳۷۔۱۲۸۷ھ/۱۸۲۱۔۱۸۷۰ء) کے احوال پر مبنی اس کتاب کو مرتّب کرنے کی پروفیسر مجددی کی دیرینہ آرزو جب گوناگوں علمی و تحقیقی منصوبوں پر وقت اور توجّہ صرف کرنے کی وجہ سے پوری نہ ہو سکی تو انہوں نے

---

(48) غلام محی الدین قصوری، زبدۃ الفرائض، با مقدمہ از محمد اقبال مجددی، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد دہم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۹ء)

(49) غلام محی الدین قصوری، رسالہ نظامیہ، مختصر تعارف از محمد اقبال مجددی، مشمولہ ارمغان امام ربّانی، جلد دہم (لاہور: امام ربّانی پبلیکیشنز، ۲۰۱۹ء)

(50) دیکھیے مقالات طریقت، مقدمہ، ص ۶۳ تا ۶۴

(51) عبدالرحیم ضیاء، مقالات طریقت، تحقیق و تعلیق محمد اقبال مجددی (لاہور: پروگریسو بکس، ۲۰۱۷ء)

(52) محمّد اقبال مجددی (مرتّب)، شاہ عبدالعزیز محدّث دھلوی، احوال، ملفوظات، مکتوبات و نوادرات کے متعلق مجموعہ مقالات (لاہور: پروگریسو بکس، ۲۰۱۸ء)

(53) شیخ نعیم اللہ بہرائچی، معمولات مظہریہ (لاہور: پروگریسو بکس، ۲۰۱۸ء)

جناب صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی (مہتم تنظیم الاسلام پبلیکیشنز، گوجرانوالہ) کے اصرار پر مختصر مقدمہ و تعلیقات لکھ دیں جسے مذکورہ ادارے نے مندرجہ ذیل پانچ ضمائم کے ساتھ ۲۰۱۷ء میں شائع کیا:

المناقب الشیخ احمد سعید المجددی تالیف سیّد حسن تاج کماخی مدنی مدرس مسجد نبوی شریف (عکسی اشاعت مخطوطہ)

رشحات عنبریہ (احوال شاہ احمد سعید مجددی، عکس مخطوطہ)

اثبات المولد والقیام مولفہ شاہ احمد سعید مجددی مرتبہ محمد سعد سراجی

شجرہ مشائخ نقشبندیہ تصنیف شاہ عبدالغنی مجددی

شجرہ طریقت خواجگان نقشبندیہ تصنیف شیخ محمود شیرازی

یہ کتاب اس نقطہ نظر سے بھی خصوصی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں صوفیا کے کردار کے متعلق معلومات ملتی ہیں کہ کس طرح انہوں نے اسے جہاد قرار دیا نیز اس میں اس فتوے کا عکس بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہیں سے دراصل ہماری تحریک آزادی کا آغاز ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہندوستان کی تقسیم ہوئی اور پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

تذکرہ علمائے حال

مولانا محمد ادریس نگرامی (۱۲۷۵۔۱۳۳۱ھ/۱۸۵۸۔۱۹۱۲ء) کا تالیف کردہ یہ تذکرہ معاصر علماء کے بارے میں ہے۔ پروفیسر مجددی نے اسے ایک مختصر مقدمے اور تعلیقات کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اس کے آخر میں شامل کردہ تین ضمیمے بھی اپنی افادیت کے اعتبار سے اہم ہیں: مکاتیب مولانا عبدالحہ فرنگی محلی (ف ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء) بنام مولف مولانا نگرامی، علمائے نگرام مولفہ مولانا مطلوب الرحمن ندوی نگرامی اور واقعات ولی (احوال و مناقب مولانا سیّد عبدالسلام ہسوی (ف ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء) استاد مولانا نگرامی۔(54)

حیات اخوند عبدالعزیز دہلوی

اردو زبان میں دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد خاص اور اپنے عہد کے ممتاز صوفی اخوند عبدالعزیز (ف ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۸ء) کے احوال کا احاطہ کرتی ہے۔ اسے ان کے بھتیجے اور جانشین اخوند محمد سراج الحق (۱۲۷۱۔۱۳۳۶ھ/۱۸۵۵۔۱۹۱۷ء) نے ریاض الانوار کے عنوان سے دو حصّوں میں تالیف کیا تھا۔ پروفیسر مجددی نے اپنے ذخیرے میں موجود اس کے نادر مطبوعہ نسخے کا عکس ایک مقدمے کا اضافہ کرتے ہوئے ۲۰۱۸ء کو پروگریسو بکس لاہور سے شائع کیا۔ کتاب کی اہمیت اس لحاظ سے دوچند ہو جاتی ہے کہ اس میں اس زمانے میں برطانوی تسلط کے دوران ہندوستان کے زوال پذیر معاشرے کی ایسی عکاسی کی گئی ہے جس سے دوسرے ماخذ عاری ہیں۔(55)

پروفیسر اقبال مجددی کی ایک بہت عظیم خدمت اور قربانی یہ ہے کہ انہوں نے اپنا زندگی بھر کا جمع کیا ہوا کتب خانہ ۲۰۱۴ء کو پنجاب یونیورسٹی، لاہور کو بطور عطیہ دے دیا۔ جس میں نادر مطبوعات کی تعداد دس ہزار، مخطوطات ۲۲۶ اور مخطوطات کے روٹو گرافز تقریباً ایک ہزار ہیں (بشمول مجموعہ ھای رسائل) اسّی مائیکرو فلمز ان کے علاوہ ہیں بلا مبالغہ کروڑوں نہیں اربوں روپے کا بیش بہا کتب خانہ عطیہ کر دینا بڑے حوصلہ کی بات ہے۔ اس ذخیرہ کا پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے باقاعدہ افتتاح کیا جس میں نہ صرف لاہور بلکہ پاکستان بھر کے علوم مشرقیہ کے ماہرین نے جمع ہو کر اس پر تعارفی مقالات پڑھے، جس کی روداد کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔(56) خود اقبال مجددی نے

---

(54) محمد ادریس نگرامی، تذکرہ علمائے حال، مقدّمہ و تعلیقات از محمد اقبال مجددی (لاہور: پروگریسو بکس، ۲۰۱۷ء)

(55) اخوند محمد سراج الحق، حیات اخوند عبدالعزیز دہلوی (لاہور: پروگریسو بکس، ۲۰۱۸ء)

(56) سید جمیل احمد رضوی، مرتب، ذخیرۂ کتب پروفیسر محمد اقبال مجددی کی افتتاحی تقریب کی روداد (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۱۵ء)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1, 2024

لائبریری کے عملے کو گھر میں بٹھا کر ایک سال اور آٹھ ماہ میں اسکی فہرست املا کروائی تھی جو ۲۰۱۴ء میں تین ضخیم مجلدات میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہوئی۔مطبوعات کی فہرست مجمل(Hand List) دو جلدوں پر ہے اور مخطوطات و مصورات کی مفصل اور توضیحی فہرست یک جلدی ہے۔(57)

پروفیسر محمد اقبال مجددی پیرانہ سالی و غلبہ امراض کے باوجود زندگی کے آخری لمحے تک علم و دانش کے پیاسوں کی تسکین کے لیے ہمہ وقت چوکس و مستعد رہے۔دنیا بھر سے محققین خصوصاً نقشبندی سلسلہ ءصوفیہ کی تاریخ پہ کام کرنے والے آپ سے بالمشافہ ،خط و کتابت یا ٹیلیفون کے ذریعے مستفید ہوتے رہے۔آپ نے مجدد الف ثانی سوسائٹی کے زیر اہتمام مکتوبات امام ربانی پر ہفتہ وار توضیحی لیکچرز کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔علاوہ ازیں مختلف یونیورسٹیوں کے طلبہ نے ان کے حوالے سے اپنے ایم فل کے تحقیقی مقالات لکھے ہیں۔(58)

نتیجہ گیری:

محمدّ اقبال مجدّدی پاکستان کے ان اوّلین محقّقین میں سے ہیں جنھوں نے تاریخ کو اس کی اصل شکل میں پیش کرنے کی سنجیدہ، باضابطہ اور مدلّل کوشش کی ہے۔اس سلسلے میں تاریخ کی ایک مخصوص شاخ یعنی نابغاتی تاریخ کا انتخاب کرتے ہوئے خصوصیّت سے نقشبندی سلسلہ تصوّف پر تحقیق کر کے مستند معلومات فراہم کی ہیں۔ان کی تحقیقات صوفیانہ تصانیف کے درست پس منظر کو واضح کرتی ہیں۔چونکہ بر عظیم پاک و ہند کے جغرافیائی اور مذہبی منظر نامے میں صوفیہ کا کردار کلیدی رہا ہے لہذا اس حوالے سے تحقیقات کو درست سمت دے کر انھوں نے یقیناً تاریخ کی ناقابل فراموش اور گرانقدر خدمت سرانجام دی ہے۔

---

(57) فہرستِ مخطوطات و مصورات (عربی، فارسی و اردو) ذخیرہ پروفیسر اقبال مجددی (مخزونہ کتابخانہ مرکزی دانشگاہِ پنجاب، لاہور)

(58) تفصیل یوں ہے :ا۔"محمد اقبال مجددی کی علمی و ادبی خدمات: مقامات مظہری اور حدیقۃ الاولیاء کے آئینہ میں"، مقالہ نگار پروفیسر صنوبر طاہر (شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد)۔۲۔"مجدد شناسی میں محمد اقبال مجددی کا کردار،" مقالہ نگار محمد طاہر اشرف (شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)۔۳۔"معرفی شخصیت محمد اقبال مجددی و خدمات فارسی وی" (فارسی)، مقالہ نگار رداحنیف، برھنمایی ڈاکٹر شاہدہ عالم (شعبہ ءفارسی، لاہور کالج برائے خواتین، یونیورسٹی لاہور)۔